

بدعت کی لغوی تعریف

ابن منظور نے کہا

الْبِدْعَةُ: السَّحْثُ وَمَا ابْتَدَعَ مِنَ الدِّينِ بَعْدَ الْإِكْمَالِ

بدعت: کسی چیز کی ایجاد کو کہتے ہیں جسے دین میں ایجاد کیا جائے اس کے مکمل ہو جانے کے بعد۔

(لسان العرب باب بدع)

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے فرمایا

"الْبِدْعَةُ فِي الدِّينِ: هِيَ مَا لَمْ يُشْرَعْهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

وَهُوَ مَا لَمْ يَأْمُرْ بِهِ أَمْرٌ إِيْجَابٍ وَلَا إِسْتِحْبَابٍ"

دین میں بدعت یہ ہے کہ: جسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے جائز نہیں قرار دیا وہ کیا جائے یا جس کا حکم نہیں دیا نہ ہی وجوب کے اعتبار سے اور نہ ہی استحباب کے طور پر۔

(فتاویٰ ابن تیمیہ: ۱۰۷/۴-۱۰۸)

دین کی بنیادیں

اسلام میں عبادات کے تعلق سے کچھ بنیادی اصول ہیں جن کے تعلق سے کچھ نقاط کا ہم جائزہ لیں گے۔ اور یہ نقاط ایسے ہیں کہ جب ہم عبادت کریں تو ان شرطوں کو اپنے دینی معاملات کے وقت سامنے رکھیں تاکہ ہمارے معاملات سنت کے طریقہ پر ہوں۔

۱- دین مکمل ہے جس کے اندر کسی بھی طرح کے اضافے کی گنجائش نہیں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي

وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا

آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور میں نے تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور میں نے تمہارے لئے بطور دین اسلام کو پسند کیا۔ (المائدہ: ۳)

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ (بن مسعود)

اتَّبِعُوا وَلَا تَبْتَدِعُوا فَقَدْ كُفِّتُمْ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ”تم اتباع کرو، بدعت نہ ایجاد کرو اس لئے کہ اب تمہارے لئے یہ دین کافی ہے“۔ (داری: المقدمة: فی کراہیۃ اخذ الراۓ)

۲- اللہ کے نبی ﷺ نے دین کے امور میں سے کچھ بھی نہیں چھپایا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

مَنْ رَأَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ

فَقَدْ أَعْظَمَ عَلَى اللَّهِ الْفُرْيَةَ وَاللَّهُ يَقُولُ

﴿يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَغْتَ رِسَالَتَهُ﴾

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جس کسی نے یہ خیال کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ کی کتاب میں سے کچھ بھی چھپایا تو اس نے اللہ پر بہت بڑا بہتان باندھا جبکہ اللہ کہتا ہے ”اے نبی ﷺ! آپ کی طرف آپ کے رب کے پاس سے جو کچھ نازل ہوا ہے اسے پہنچا دیجئے اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو آپ نے اپنے پیغام کو نہیں پہنچایا“۔

(مائدہ: ۶۷) (مسلم: ایمان: باب ولقد راہ نزولہ اخری: ۲۸۷)

۳۔ نبی ﷺ کی زندگی ہمارے لئے نمونہ ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

(احزاب ۲۱)

یقیناً رسول اللہ ﷺ میں تم لوگوں کے لئے بہترین نمونہ ہے۔

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ :

إِنَّ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ وَأَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بے شک سب سے بہترین بات اللہ کی کتاب ہے اور سب سے بہترین طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے۔

(بخاری: ۶۸۳۹، الادب: فی الہدی والصالح: الاعتصام بالکتاب والسنة: الاقتداء بسنن رسول اللہ ﷺ، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، مرفوعاً)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ

وَيَغْفِرَ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ

کہہ دو! اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ بھی تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا اور اللہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(آل عمران ۳: ۳۱)

بدعت کے نقصانات

بدعت جب انسان کے دین میں آتی ہے تو کئی تباہکاریاں ساتھ لاتی ہے جو اس کی زندگی اور نیکیوں کو بر باد کر ڈالتی ہے لہذا آئیے ہم ان نقصانات کو دیکھیں تاکہ بدعت کو ہمارے دین سے نکالنا آسان ہو جائے۔

۱۔ ہر بدعت گمراہی ہے

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ

وَخَيْرُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ

وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحَدَّثَاتُهَا وَكُلُّ بَدْعَةٍ ضَالَّةٌ

بلاشبہ سب سے بہترین بات اللہ کی کتاب ہے اور سب سے بہتر طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے اور تمام کاموں میں سب سے برا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

(احمد، مسلم، نسائی، ابن ماجہ، جابر رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۱۳۵۳)

۲۔ بدعتی، جہنمی ہیں

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

كُلُّ بَدْعَةٍ ضَالَّةٌ وَكُلُّ ضَالَّةٍ فِي النَّارِ

(النسائی: ۱۵۷۸، صلاة العیدین: کیف الخطبة: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ)

ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔

۳۔ بدعت ہر عمل کو باطل کر دیتی ہے

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ

جس کسی نے ایسا کام کیا جس پر ہمارا حکم نہ ہو تو وہ ہومردود ہے۔ (احمد، مسلم، عائشہ رضی اللہ عنہا) (صحیح الجامع: ۶۳۹۸)

ایک روایت میں ہے

مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ .

جس کسی نے ہمارے اس دین میں کوئی ایسی چیز ایجاد کی جو اس سے نہیں تو وہ چیز مردود ہے۔

(متفق علیہ، ابوداؤد، ابن ماجہ، عائشہ رضی اللہ عنہا) (صحیح الجامع: ۵۹۷۰)

انسان چاہے کتنا ہی نیک عمل کرے جسے نہ نبی ﷺ نے کیا اور نہ ہی کرنے کا حکم دیا وہ عمل قبول نہیں کیا جائے گا بلکہ وہ عمل بے کار اور باطل ہوگا اگرچہ وہ حب نبی ﷺ کی محبت میں ہی کیوں نہ کیا جائے۔

۴۔ بدعتی کی توبہ قبول نہیں ہوتی

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ احْتَجَرَ (وَفِي رِوَايَةٍ احْتَجَبَ) التَّوْبَةَ عَلَى كُلِّ صَاحِبِ بَدْعَةٍ

(ابن فہل، معجم الاوسط، شعب الایمان للبخاری، الضیاء: انس رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۱۶۹۹)

بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہر بدعتی کی توبہ کو روک رکھا ہے۔

سفیان ثوری رحمہ اللہ نے فرمایا:

الْبَدْعَةُ أَحَبُّ إِلَى إِبْلِيسَ مِنَ الْمَعْصِيَةِ

فَإِنَّ الْمَعْصِيَةَ يُتَابُ مِنْهَا وَالْبَدْعَةُ لَا يُتَابُ مِنْهَا

(شرح النبی: للبغوی: ۲۱۶/۱)

بدعت ابلیس کو معصیت سے زیادہ پسندیدہ ہے، اس لئے کہ معصیت سے توبہ کر لیتا ہے لیکن بدعت سے توبہ نہیں کرتا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا .

الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا

کہہ دیجئے! کیا میں تمہیں اعمال کے لحاظ سے سب سے زیادہ خسارے والے کے بارے میں نہ بتاؤں یہ وہ لوگ ہیں جن کی کوششیں دنیاوی زندگی میں برباد ہو گئیں پھر بھی وہ سمجھتے ہیں کہ وہ بہترین کام کر رہے ہیں۔ (الکہف: ۱۰۳-۱۰۴)

۵۔ قیامت کے روز نبی ﷺ کے حوض کے درمیان اور بدعتی کے درمیان آڑ کر دی جائے گی

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ

فَمَنْ وَرَدَهُ شَرِبَ مِنْهُ وَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهُ أَبَدًا

لِيرِدُ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ
فَأَقُولُ إِنَّهُمْ مِنِّي فَيَقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا بَدَّلُوا بَعْدَكَ
فَأَقُولُ سَحَقًا سَحَقًا لِمَنْ بَدَّلَ بَعْدِي

میں حوض پر تمہارا پیشوار ہوں گا جو بھی اس پر آئے گا اس سے پیئے گا اور جو اس سے پی لے گا اس کے بعد کبھی پیسا نہیں ہوگا پھر میرے پاس کچھ لوگ آئیں گے جنہیں میں پہچانوں گا اور وہ بھی مجھے پہچانیں گے پھر میرے اور ان کے درمیان آڑ کر دی جائے گی، میں کہوں گا بلاشبہ وہ مجھ سے ہیں۔ کہا جائے گا ”آپ نہیں جانتے کہ ان لوگوں نے آپ کے بعد (دین اسلام میں) کیا کیا تبدیلی کر دی تھی تو میں کہوں گا دوری ہو دوری ہو جن لوگوں نے میرے بعد تبدیلی کر دی۔

(احمد، ترمذی، علیہ: صحل بن سعد، البوسعدی رضی اللہ عنہما) (صحیح الجامع: ۲۳۶۸)

۶۔ قیامت کے روز بدعتیوں کے چہرے کالے پڑ جائیں گے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

فِي تَفْسِيرِ ﴿يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ﴾

قَالَ: تَبْيَضُّ وُجُوهُ أَهْلِ السُّنَّةِ وَتَسْوَدُّ وُجُوهُ أَهْلِ الْبِدْعَةِ

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ”جس دن کئی چہرے کالے پڑ جائیں گے اور کئی چہرے روشن ہوں گے“ (آل عمران: ۱۰۶) کی تفسیر میں فرمایا: کہ اہل سنت کے چہرے روشن ہوں گے اور بدعتیوں کے چہرے کالے ہوں گے۔

(الاعتصام: فصل فی النقل: ج ۱ ص ۴۳)

۷۔ بدعت لعنت کے آنے کا سبب ہے

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ آوَى مُحَدَّثًا

(احمد، مسلم، نسائی، علی رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۵۱۱۲)

اللہ کی لعنت ہو اس پر جس نے کسی بدعتی کو پناہ دی۔

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مِنْ غَيْرِ إِلَى كَذَا

فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَّثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ أَجْمَعِينَ

لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا

مدینہ حرم ہے فلاں غیر سے فلاں تک، جو بھی اس میں کسی نئی چیز کو ایجاد کرے، اس پر اللہ کی لعنت، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی اور اللہ اس سے کوئی نفلی عبادت قبول کرے گا نہ ہی فرض عبادت۔

(احمد، ترمذی، علیہ: انس رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۶۶۸۵)

غیر: احد کے پیچھے شمالی جانب ایک چھوٹا پہاڑ ہے۔

ثور: مدینہ کے قریب میں ایک معروف پہاڑ کا نام ہے۔